اسراء و معراج

ملخص
الإسراء والمعراج

اسراء و معراج

(خلاصہ)

تحریر

ڈاکٹر رضوان بن فضل الرحمن بن ضیاء الدین احمد الشیخ
المدینۃ المنورۃ

ترجمہ

مولانا افتخار احمد قادری
فاضل جامعہ اشرفیہ مبارکپور، انڈیا

www.rehmani.net

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَاِمَامِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ... وَبَعْدُ

واقعۃ الاسراء والمعراج ایک ربانی واقعہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک امتیازی اور عظیم الشان معجزہ ہے۔ اس واقعہ میں جہاں بے اندازہ حکمتیں اور عبرتیں ہیں وہیں ایسے بہت سے امور کا بیان بھی ہے جن کی آج ہمیں شدید ضرورت ہے۔

واقعہ معراج کے موضوع پر بعض ایسی روایتیں بھی مشہور ہیں جن کی صحت محل نظر ہے۔ معراج ابن عباس بھی اسی زمرے میں شمار کی گئی ہے اس لیے میں نے اس عظیم واقعہ کے موضوع پر ایک تحقیقی ترتیب دینے کی کوشش کی ہے۔ اپنی اس معمولی کاوش میں میں نے صحیح روایتیں لینے کا پورا پورا اہتمام کیا ہے اور انداز تحریر کچھ اس طرح کا رکھا ہے کہ اس میں صرف

ایک حدیث نہیں بلکہ مختلف روایتوں کی ایک جامع شکل سامنے آسکے۔

اس تلخیص کا مقصد یہ ہے کہ واقعۂ معراج پر مشتمل ایک ایسا صحیح قابلِ اعتماد اور تفصیلی مرقع قاری کے سامنے آسکے جو قرآن وسنت کے سرچشمہ سے پھوٹ نکلا ہو۔

اللہ تعالیٰ اس عمل کو قبولیت سے نوازے وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا الرسول محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

رضوان فضل الرحمن شیخ

المدینۃ المنورۃ

مقدمہ

معجزاتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تمام حمد و ستائش اس اللہ کے لیے ہے جو ایک ہے یکتا ہے منفرد اور بے نیاز ہے ۔ ۔ ۔ ۔ نہ اس نے کسی کو جنا ۔ اور نہ وہ جنا گیا ۔ ۔ ۔ جو بے مثل اور بے نظیر ہے ۔ ۔ ۔ جو اسمائے حسنیٰ اور اعلیٰ صفات والا ہے ۔ ۔ ۔ جس کی صفتوں کی مثال محال ہے ۔ اس کے مثل کوئی شے نہیں وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے ۔

بنی آدم کے آقا و مولیٰ پر درود و سلام ہو اور ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کا رسول بنا کر بھیجا جن پر ان گنت مخلوقات ایمان لے آئی ۔ ۔ ۔ جن سے جمادات نے کلام کیا ۔ ۔ ۔ جن کے ہاتھوں بلاشبہ کنکریوں نے تسبیح کی ۔ ۔ ۔ جن کی تائید خود اللہ تعالیٰ بے شمار معجزات اور آیات سے کی ۔ جو معجزات صحیح روایتوں سے ثابت ہیں اور ان معجزات کو اہل ایمان و اہل کفر سب نے دیکھا ہے ۔ جن کی تعریف سے کھلے ہوئے اور نمایاں دلائل خود اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے ہیں ۔ یہ دلائل آج بھی حدیث کی کتابوں میں ثبت ہیں ۔ امام بخاری نے معجزات پر مشتمل بہت سی روایتیں تحریر کی ہیں ۔ ان میں چند یہ ہیں ۔

(۱) پانی کے چھوٹے برتن میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھ دیا تو اس کا عالم یہ ہو گیا اس سے چالیس آدمیوں نے پانی نوش کیا اور ان کے ساتھ جتنی مشکیں تھیں سب انہوں نے بھر لیں اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ پانی کی فراوانی سے چشمہ جاری ہو جائے گا۔[۱]

(۲) اسی طرح کا ایک اور واقعہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ایک برتن میں رکھ دیا تو کیفیت یہ ہو گئی کہ آپ کی مبارک انگلیوں سے اتنا پانی بہہ نکلا کہ اس سے تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وضو کر لیا۔[۲]

(۳) ایک اور روایت سے ثابت ہے کہ آپ کی انگشت ہائے مبارک سے پانی اس طرح پھوٹ کر نکل رہا تھا جیسے چشموں سے پانی بہتا ہے اور اس قلیل پانی سے پندرہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی پیا اور وضو کیا، اگر ان کی تعداد لاکھ ہوتی جب بھی یہ پانی ان کے لیے کافی ہوتا۔[۳]

(۴) انسانیت کے افضل و اعلیٰ اور مخلوق کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھانے نے تسبیح کی۔[۴]

---

[۱] صحیح البخاری مع حاشیہ سندی، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیہ قاہرہ ص ۲۰ ج ۲۔

[۲] ایضاً [۳] ایضاً ص ۲۰۵ ج ۲

[۴] ایضاً ص ۲۰۹ ج ۲

(۵) آپ کے لیے چاند شق ہو گیا۔[۱]

(۶) زمین کے خزانوں کی ساری چابیاں آپ کو عطا کر دی گئیں۔[۲]

(۷) اللہ تعالیٰ نے علومِ غیبیہ کے ذریعے آپ کی تائید کی اور قیامت تک رونما ہونے والے واقعات کی خبر دی۔[۳]

(۸) اللہ عزوجل نے آپ کو دنیا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ان دونوں کے درمیان کسی ایک کو منتخب کرنے کا آپ کو اختیار دیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو منتخب جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔[۴]

خالقِ کائنات نے آپ کو اپنا محبوب بنایا، پوری زمین آپ کے لیے پاکیزہ اور سجدہ گاہ بنا دی، ساری انسانیت کے لیے آپ کو ڈر سنانے والا اور بشارت دینے والا بنا کر بھیجا، اسی ذات نے آپ کا شرحِ صدر کیا اور آپ کا بوجھ ہلکا کر دیا اور آپ کا ذکر بلند کر دیا، جب بھی آپ اللہ کا ذکر کیا گیا اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی کرنا ہوگا۔ اسی نے آپ کو منتخب کیا اور نبوت سے نوازا، اسی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو بہترین امت بنایا

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

ترجمہ۔ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے ظاہر کیے گئے ہو۔

---

[۱] ایضاً ص ۳۳۳ [۲] ایضاً ص ۲۶۹ [۳] صحیح مسلم ۲۲۱۷ ج ۴ مطبوعہ المکتبہ الاسلامیہ للطباعۃ والنشر والتوزیع [۴] سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از عبد اللہ سراج الدین ص ۱۶۳، ۱۶۴۔

اسی ذات نے آپ کو تخلیق میں پہلا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعثت میں آخری نبی بنایا، اسی ذات نے سارے انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ کا عہد وپیمان لیا، اس نے آپ کو سبع مثانی (سورۃ فاتحہ) عطا کی جو آپ سے پہلے کسی اور نبی کو نہ دی گئی تھی، خواتیم سورۃ بقرہ سے آپ نوازے گئے، آپ کو کوثر عطا ہوا، شفاعت کبریٰ سے آپ مشرف کئے گئے اور شب معراج آپ کو پچاس نمازوں کا تحفہ ملا، پھر آپ کی سفارش سے یہ پانچ ہو گئیں مگر آپ کے اعزاز میں ان کا ثواب پچاس نمازوں ہی کا رکھا گیا۔ سلہ

یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں کہ ہمارے آقا و مولا نبی مکرم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر صفت میں کامل ہیں، آپ سارے انبیاء و مرسلین، مقرب ملائکہ اور ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

سَیِّدُ الرُّسُلِ قَدْرُہٗ مَعْلُوْمٌ　　　　أَیْنَ مِنْہُ الْمَسِیْحُ أَیْنَ الْکَلِیْمُ

آپ سارے رسولوں کے سرتاج ہیں، آپ کا مرتبہ سب کو معلوم ہے، آپ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو کیا نسبت ہے۔

أَیْنَ نُوْحٌ وَأَیْنَ إِبْرَاھِیْمُ　　　　کُلُّھُمْ عَنْ مَقَامِہٖ مَعْظُوْمٌ

سلہ جامع البیان عن تاویل آی القرآن از علامہ طبری، مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ھ ص ۱۰ جلد ۱۵۔

حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کو آپ سے کیا نسبت ہے سارے انبیائے کرام علیہم السلام آپ کے مقام و منصب سے جدا ہیں۔

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

آپ پر درود و سلام

أَيْنَ جِبْرِيْلُ أَيْنَ إِسْرَافِيْلُ   أَيْنَ مِيْكَالُ أَيْنَ عِزْرَائِيْلُ

حضرت جبرئیل، حضرت اسرافیل، حضرت میکائیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام کو کیا نسبت ہے آپ کے مقام و منصب سے۔

فعليهم طرأ له التفضيل - وبمعراجه دليل فوبهم

ان سب پر بلا استثنا آپ کو فضیلت و بزرگی حاصل ہے آپ کی معراج میں اس کی واضح دلیل ہے۔

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ

آپ پر درود و سلام

أَيْنَ كُلُّ الْعَوَالِمِ الْعُلْوِيَّةِ   أَيْنَ كُلُّ الْعَوَالِمِ السُّفْلِيَّةِ

سارے عالم بالا اور سارے عالم زیریں کو بھی آپ کے شرف و منزلت سے کیا نسبت ہے۔

أَيْنَ كُلُّ الْوَرٰى بِكُلِّ مَزِيَّةٍ   إِنَّمَا ذُوْ الْعُلَى الْعَظِيْمِ

ساری مخلوق اپنی تمام تر فضیلتوں کے ساتھ جن کے اوپر علو و عظمت والی ذات ہے ان سب مخلوقات کو بھی آپ کے منصب رفیع سے کیا نسبت

فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ   آپ پر درود و سلام

تاریخ الاسرا والمعراج

وہ عظمت والے آقا، نبی گرامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو رات کے تھوڑے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی، وہ مسجد اقصیٰ جس کے گرد اللہ تعالیٰ نے برکتیں رکھی ہیں، پھر وہاں سے بلند آسمانوں پر آپ تشریف لے گئے، پھر آپ کو آپکے رب نے اپنے قرب خاص میں بلایا اور نوازا۔

قرآن ناطق ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (بنی اسرائیل آیۃ ۱)

(ترجمہ) پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے قلیل حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرد و نواح میں ہم نے برکت دی، تاکہ ہم اپنے بندے کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں بیشک وہی سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ اس مقام پر ہر صاحب فکر و دانش پورے یقین کے ساتھ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے

کو روح و جسم کے ساتھ ہی یہ تمام کی سیر کرائی واضح بات ہے کہ جسم و روح کے مجموعہ کو ہی بشر و عبد کہتے ہیں رب تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا بروحہ روح کو سیر کرایا، اور نہ یہ فرمایا بجسدہ کہ آپ کے جسم کو سیر کرائی بلکہ فرمایا بعبدہ، اور لفظ عبد جسم و روح دونوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔

بلکہ غور کیا جائے تو اس لفظ میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم اعزاز و اکرام ہے وہ یہ ہے خود رب تعالیٰ نے عبد کو اپنی طرف منسوب کیا فرمایا اپنے بندہ کو اسے سیر کرائی ظاہری بات ہے جو مخلوق اپنے خالق کی طرف منسوب ہو جائے اس کے لیے تو یہ بات خود ہی ایک معراج ہے۔

امام المفسرین طبری نے اپنی تفسیر جامع البیان میں فرمایا معراج جسم و روح دونوں کے ساتھ ہوئی، جو یہ کہتا ہے کہ صرف روح کو معراج ہوئی وہ بے معنی بات کہتا ہے، اس لیے کہ اگر ایسا ہوتا تو اس میں نبوت کی دلیل نہ ہوتی اور معراج کو ثبوتِ نبوت نہ کہا جاتا اور نہ ہی یہ واقعہ رسالت کے لیے حجت و دلیل ہوتا اور نہ ہی کفار مکہ اس کی حقیقت کا انکار کرتے۔ اگر یہ واقعہ خواب کا ہوتا تو ایک سال کی مسافت کا بھی کوئی انکار نہ کرتا اور یہاں تو ایک ماہ یا اس سے کم کی مسافت کا انکار کیا گیا ہے کفار مکہ کو اعتراض یہ تھا کہ ایک ماہ کی مسافت ایک رات کے تھوڑے حصہ میں کیسے طے ہو گئی۔ مزید ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا اس نے اپنے بندے کو سیر کرائی اس سے یہ نہ فرمایا کہ اس نے اپنے بندے کی روح کو سیر کرائی اور کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے آگے

ہجرت سے

واقعہ معراج کب پیش آیا

اس بارے میں روایتیں بھی مختلف ہیں اور علماء کے اقوال بھی متعدد ہیں۔ ایک روایت ہے کہ واقعہ معراج رمضان المبارک میں پیش آیا۔ ایک قول یہ ہے کہ شوال کا یہ واقعہ ہے تیسرا قول یہ ہے کہ ربیع الاول میں یہ واقعہ رونما ہوا۔ چوتھا قول یہ ہے کہ رجب میں معراج ہوئی۔ جمہور علماء نے فرمایا ہجرت سے ایک سال قبل معراج ہوئی۔ امام نووی نے پورے جزم و یقین کے ساتھ فرمایا کہ معراج رجب میں ہوئی۔[2]

ماہ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور اس ماہ میں روزہ رکھنا فضیلت کا باعث ہے۔ یہ مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرمت والے مہینوں میں روزہ رکھنا مسنون فرمایا ہے۔ ہاں یہ فضیلت انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو زیادہ اجر و ثواب کے متلاشی ہوتے ہیں۔[3]

واقعہ معراج اس وقت رونما ہوا جب آپ کے چچا ابوطالب اور آپ کی محبوب زوجہ مطہرہ حضرت سیدہ خدیجہ

---

[1] جامع البیان عن تاویل آی القرآن از امام طبری مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۴۰۵ھ جز ۱۵ ص ۱۳ جلد ۱۵

[2] فتح الباری از امام ابن حجر عسقلانی مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۳۷۹ھ ص ۲۰۳ جلد ۷

[3] نیل الاوطار از علامہ شوکانی ص ۳۲۲ جلد ۴ مطبوعہ دار الجیل لبنان ۱۹۷۳ء

رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات پا چکے تھے اور ان دونوں کی وفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت سی حمایت ظاہری قوت و توانائی میں کمی واقع ہو گئی تھی، دوسری طرف سفر طائف سے آپ کی واپسی پر یہ واقعہ وقوع پذیر ہوا، جہاں قبیلہ ثقیف نے آپ کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائی تھیں، اس طرح آپ کے لیے انسانی مدد و نصرت کے دروازے بند ہو چکے تھے۔

اس وقت آپ نے اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا۔

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَشْكُو ضَعْفَ قُوَّتِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَهَوَانِي عَلَى النَّاسِ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، أَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَأَنْتَ رَبِّي إِلَى مَنْ تَكِلُنِي، إِلَى بَعِيدٍ يَتَجَهَّمُنِي، أَمْ إِلَى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ أَمْرِي، إِنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ عَلَيَّ غَضَبٌ فَلَا أُبَالِي، وَلٰكِنْ عَافِيَتُكَ هِيَ أَوْسَعُ لِي، أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ، وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ أَنْ تُنْزِلَ بِي غَضَبَكَ أَوْ يَحِلَّ عَلَيَّ سَخَطُكَ لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنی ناتوانی، کم تدبیری اور لوگوں میں بے قدری کا شکوہ کرتا ہوں، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تو ہی کمزوروں کا رب ہے اور میرا بھی رب ہے تو مجھے کس کے حوالے کرتا ہے؟ کیا اس بعید اجنبی کے جو ترشروئی کے ساتھ پیش آئے؟ یا اس دشمن کے جس کو تو نے میرا

سے الم سوز ہو رہا ہے ؟ اگر میرے اوپر تیرا غضب نہیں تب تو مجھے کوئی پروا نہیں لیکن تیری عافیت میرے لیے بہت زیادہ وسیع ہے ، میں تیرے رخ انور کی پناہ میں آتا ہوں جس سے تاریکیاں چھٹ گئیں اور جس سے دنیا و آخرت کے معاملے درست ہو گئے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو میرے اوپر اپنا غضب نازل فرمائے یا مجھ پر تیری ناراضگی آپڑے ، تیری ہی رضا میں چاہتا ہوں کہ تو راضی ہو جائے اور کوئی طاقت اور کوئی قوت نہیں مگر تجھ سے ہی ہے ۔

اس دعا کے بعد صحیح روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلع کر دیا کہ فرشتہ آپ کی دعا پوری کرنے کے لیے مامور ہے اور ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے لیکن قربان جائیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی پر کہ آپ نے اپنی مقبول دعا اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ کر لی ، اس عظیم دن کے لیے جس دن ہر شخص نفسی نفسی پکار رہا ہوگا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہوں گے ، میں ہوں شفاعت کے لیے ، اس لیے کہ آپ کے رب نے آپ کو یہ منصب و اعزاز عطا فرما رکھا ہے چنانچہ آپ نے قبیلہ ثقیف اور قریش کے لیے دعاءِ ہلاکت نہ فرمائی اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسی نسلوں کو پیدا فرمائے گا جو اللہ کی عبادت کریں گی ۔ [۱]

---

[۱] صحیح سنن ابن ماجہ ، ناصر الدین البانی ص ۳۳۳ — ۳۳۴ جلد ۲ مطبوعہ مکتب التربیۃ العربی لدول الخلیج الریاض ۱۴۰۸ھ طبع ثالث ۔

الاسراء

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذکورہ دعا سے اہل طائف کے ظلم و طغیان کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے لیکن اس واقعہ طائف کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج کا اعزاز عطا فرمایا اور اس سفر میں سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی عظیم بادشاہی اور بے مثال سلطنت کا مشاہدہ کرایا اور اپنی رضا عطا کی۔

اس واقعہ سے یہ بھی واضح کرنا تھا کہ اگر اہل زمین آپ پر ظلم و جفا کرتے ہیں تو اہل سما آپ کا اکرام و اعزاز کرتے ہیں اور آسمانوں پر فرشتے اور انبیاء علیہم السلام آپ کا استقبال کرتے ہیں۔[1]

امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے واقعہ معراج اس طرح بیان فرمایا: میں مکہ میں تھا میرے گھر کی چھت کھلی اور جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے، پھر انہوں نے میرا سینہ کھولا اور اس کو آب زمزم سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت و ایمان سے لبریز تھا، پھر اس طشت کو میرے سینے میں انڈیل دیا۔[2]

امام بخاری نے اپنی صحیح میں وضاحت کی ہے کہ شق صدر آپ کے

---

[1] السیرۃ النبویۃ فی ضوء القرآن والسنۃ از ابو شہبہ محمد بن محمد مطبوعہ دار القلم دمشق ۱۴۱۲ھ ص ۴۰۰ ج ۱ طبع ثانی۔

[2] شرح صحیح مسلم از امام نووی ص ۲۰۹ جلد ۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت

سینۂ مبارک کے نشان زخم سے شکم کے نیچے کی طرف تھا اور یہ بھی واضح کیا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو نکالا اور اس کو آب زمزم سے دھو کر حکمت و ایمان سے بھر دیا۔[۱]

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شق صدر کے واقعات متعدد مرتبہ رونما ہوئے۔

(۱) مسلم کی روایت کے مطابق پہلا شق صدر ایام طفولیت میں واقع ہوا اور شق صدر کے بعد حضرت جبرائیل نے قلب مبارک بندھا ہوا خون نکالا اور فرمایا: یہ شیطان کا حصہ ہے۔[۲]

(۲) دوسرا شق صدر بعثت کے وقت ہوا، خالق قدیر کی طرف سے ایک بڑا اکرام و اعزاز تھا اس میں حکمت یہ تھی کہ کامل ترین پاکیزگی کے عالم میں طاقتور قلب کے ساتھ آپ وحی کا استقبال کریں، اس میں بحیثیت بشر آپ کا یہ بڑا اعزاز ہے۔

(۳) تیسرا شق صدر لطیف و خبیر کی طرف سے آپ کے اعزاز میں اس وقت پیش آیا جب آپ معراج کے لیے تشریف لے جانے والے تھے اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ اپنے رب کے پاس پوری توانائی کے ساتھ مناجات کر سکیں۔[۳]

علامہ ابن حجر عسقلانی نے توضیح کر دی ہے کہ شق صدر اور قلب مبارک

---

[۱] شرح صحیح مسلم از امام نووی ص ۲۰۰ جلد ۲ مطبوعہ دار الفکر بیروت۔

[۲] ایضاً ص ۲۱۹ ج ۱ [۳] علامہ عسقلانی مرجع سابق ص ۴۰۹، ۴۱۰ جلد ۷۔

نکالے جانے اور اس طرح کے دیگر تجربات کو تسلیم کرنا ہر مومن کے لیے فرض ہے۔ ان میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ یہ سب کچھ قادر مطلق کی قدرت کے نمونے ہیں۔ ابن ابو حمزہ بیان کرتے ہیں کہ قادر مطلق اور خالق کائنات قلب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شق صدر کے بغیر بھی ایمان و حکمت سے بھر سکتا تھا پھر بھی شق صدر ہوا۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ ایمان و یقین کی قوت میں مزید اضافہ ہو جائے۔ ظاہری بات ہے کہ آپ نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ کا شکم مبارک چاک کیا گیا اور اس سے آپ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس واقعہ کے بعد آپ خوف و ہراس کی تمام چیزوں سے اور زیادہ بے خوف ہو گئے اسی لیے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے زیادہ شجاعت و بہادر اور اپنی وضع اور گفتگو میں سب سے زیادہ بلند تھے۔[1]

صحیح روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس براق ایسے عالم میں لایا گیا کہ اس کی زین بھی کسی تھی اور لگام بھی پڑی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر سواری کا ارادہ کیا تو براق نے سرکشی کا انداز اختیار کیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام بول پڑے کہ تم سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کر رہے ہو؟ تمہارے اوپر ان سے برگزیدہ ہستی کوئی سوار نہ ہوئی۔ اس کے بعد وہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ ابن منیراس کی وضاحت کرتے ہیں کہ براق کا یہ نخرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے فخر و اعزاز میں تھا ورنہ اس کی کیا مجال تھی کہ سرتابی کرتا جس طرح پہاڑ جھوم اٹھا

---

[1] ایضاً ص ۲۰۰

تھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر بیٹھے تھے ، ظاہر ہے یہ بیہاش غصہ سے نہ بلا تھا بلکہ عالم طرب میں جھوم اٹھا تھا۔[1]

پھر آپ اپنے رفیق سیر حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کی سیر پر روانہ ہوئے ، جب آپ وہاں پہنچے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے پتھر میں سوراخ کیا اور براق کو اس سے باندھ دیا۔[2]

براق گدھے سے بڑا اور خچر کے برابر ایک سفید رنگ کا چوپایہ ہے اس کی رفتار کا عالم یہ تھا کہ تا حد نظر اس کا ایک قدم ہوتا جب وہ کسی پہاڑ پر پہنچتا تو اس کے دونوں پاؤں بلند ہو جاتے اور جب نیچے کو آتا تو اس کے دونوں ہاتھ بلند ہو جاتے غرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچے اور مسجد اقصیٰ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی ، پھر آپ باہر تشریف لائے ، اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کی خدمت میں تین برتن پیش کئے ، ایک برتن میں شراب ، دوسرے میں دودھ اور تیسرے میں پانی ، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ کا برتن منتخب کیا ، حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا آپ نے فطرت کا انتخاب کیا ، مزید عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب منتخب کی ہوتی تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہدایت کی توفیق بخشی ، صحیح روایت میں ہے کہ جب نماز کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] ایضاً ص ۔۔ [2] ایضاً ص ۔۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے انبیاء کرام کی امامت فرمائی۔ ان حضرات نے آپ کی تشریف آوری پر مرحبا کہا اور مسرت و شادمانی کا مظاہرہ کیا۔ اس طرح امام الانبیاء کے منصب پر فائز ہوئے۔ طبرانی نے "اوسط" میں نقل کیا ہے کہ مسجد اقصیٰ کی نماز میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام نبی اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امام بنانے کے لیے سب کے سب ایک دوسرے کی تائید فرما رہے تھے۔ [1]

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو سیر کرائی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرد و نواح کو اس نے بابرکت بنایا۔ ابن ابو حیرہ نے نقل کیا ہے کہ مسجد اقصیٰ تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیر میں حکمت یہ ہے کہ سید کائنات کے دشمنوں کے اوپر حق پوری قوت سے ظاہر ہو جائے۔ اگر آپ مکہ مکرمہ سے براہ راست آسمانوں پر تشریف لے جاتے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کے سامنے بیت المقدس کی تفصیلات اور معلومات بیان کرنے کی کیا شکل ہوتی جن دشمنوں نے بیت المقدس کی جزئیات کے بارے میں سوال کیا تھا وہ پہلے اسے دیکھ چکے تھے اور جانتے تھے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نہیں دیکھا ہے۔ اس کے باوجود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی جزئیات بیان کر کے ان پر حجت قائم کر دی تو اب ان کے لیے واقعہ اسراء کی تصدیق کے علاوہ کوئی راستہ نہ رہ گیا اور یہ بھی کھل کر سامنے آگیا کہ اگر یہ لوگ انصاف پسند ہوتے تو سید الانبیاء کی تصدیق اس کے علاوہ دیگر چیزوں میں بھی کر دیتے اس طرح یہ عظیم تاریخی واقعہ اہل ایمان کی ایمانی طاقت میں اضافہ اور منکرین کی بدبختی کے اضافہ کا سبب بن گیا۔ [2]

---

[1] ایضاً ص ۱۹۹ [2] ایضاً ص ۲۰۰

المعراج

جس وقت سیدنا الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے آسمان پر تشریف لے گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے باب آسمان کو دستک دی، آواز آئی آپ کے ساتھ کون آدمی ہے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا۔ میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

پھر آواز آئی کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، ہاں ان کو بلایا گیا ہے۔ پھر دروازہ کھلا۔ حضور بیان فرماتے ہیں، وہاں ہم کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص ہے اس کی دائیں جانب بہت سے وجود ہیں اور بائیں جانب بھی بہت سے وجود ہیں جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف نظر کرتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہیں؟ حضرت جبریل نے عرض کیا، یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ دائیں بائیں کے وجود ان کی اولاد ہیں، دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے جہنمی ہیں۔ جب وہ اپنی دائیں جانب نظر کرتے ہیں تو ہنس پڑتے ہیں اور جب اپنی بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے اس پہلے آسمان پر مجھے خوش آمدید کہا اور دعا خیر کی اور بیٹا فاضلا استقبال فرمائے۔

مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ ؎

اے نبی صالح خوش آمدید اور اے فرزند دلبند مرحبا۔

پھر ہم دوسرے آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل نے اب آسمان کو دستک دی، آواز آئی آپ کون؟ انہوں نے جواب دیا جبریل، پھر سوال ہوا آپ کے ساتھ کون؟ انہوں نے جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، پھر آواز آئی کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں، ان کو بلایا گیا ہے۔ پھر دروازہ کھلا تو عالم یہ ہے کہ وہاں خالہ کے دونوں صاحبزادے، عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام تشریف فرما ہیں، ان دونوں حضرات نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی۔

پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے حضرت جبریل نے اب آسمان کھٹکھٹایا، آواز آئی آپ کون؟ انہوں نے جواب دیا جبریل، پھر سوال ہوا، آپ کے ساتھ کون؟ انہوں نے جواب دیا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر آواز آئی کیا انہیں بلایا گیا ہے؟

حضرت جبریل نے جواب دیا، ہاں انہیں بلایا گیا ہے، پھر دروازہ کھلا۔ اس آسمان پر ہم کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام تشریف فرما ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی۔

پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل نے اب آسمان کھٹکھٹایا۔ آواز آئی، آپ کون؟ انہوں نے جواب دیا، جبریل۔ پھر سوال ہوا، آپ

؎ مسلم شریف مع شرح امام نووی از طبع بیروت، جلد ا ص ۱۹ — ۲۱

کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر سوال ہوا! کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ حضرت جبریل نے جواب دیا، ہاں انہیں بلایا گیا ہے۔ اس آسمان پر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام تشریف فرما ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت ادریس علیہ السلام نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعا خیر کی۔

پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل نے باب آسمان کھٹکھٹایا، آواز آئی کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا، جبریل! پھر سوال ہوا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے بتایا! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر سوال ہوا کیا ان کو بلایا گیا ہے حضرت جبریل نے جواب دیا، ہاں ان کو بلایا گیا ہے، پھر دروازہ کھلا وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ہارون علیہ السلام تشریف فرما ہیں، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعا خیر کی۔

پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل علیہ السلام نے باب آسمان کھٹکھٹایا، آواز آئی، آپ کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا، جبریل! پھر سوال ہوا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، پھر پوچھا گیا! کیا ان کو بلایا گیا ہے حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں ان کو بلایا گیا ہے، پھر آسمان کھلا، وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعا خیر کی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام رو پڑے، آواز آئی آپ نے گریہ کیوں کیا؟ حضرت

موسیٰ نے عرض کیا: اے میرے رب! یہ لڑکے کہ بھیجا ہے ان کو تو نے میرے بعد بھیجا اور ان کی اُمت کے لوگ میری اُمت سے کہیں زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔

پھر ہم ساتویں آسمان پر پہنچے، حضرت جبریل نے بابِ آسمان کھٹکھٹایا آواز آئی: آپ کون؟ انہوں نے جواب دیا: میں جبریل؛ پھر سوال ہوا آپ کے ساتھ کون؟ انہوں نے جواب دیا: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر سوال ہوا کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں وہ ان کو بلایا گیا ہے۔ اس کے بعد آسمان کا دروازہ کھلا وہاں میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ انکا انداز نشست یہ ہے کہ اپنی پشت بیت معمور کی طرف لگائے ہوئے ہیں۔ اس بیت معمور میں روزانہ ایسے ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جن کو پھر دوبارہ موقع نہیں ملتا۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے۔ اس شجر مبارک کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے اور پھل مٹکے جیسے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کے حکم سے اس کو کسی شئے نے ڈھک لیا۔ یا اللہ تعالیٰ ہی جانے۔ اس کا عالم ہی بدل گیا۔ کسی مخلوق میں یہ طاقت نہیں کہ اس کی صفت حسن بیان کر سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی کی جو اس نے وحی کی۔[1]

"اس کا نام سدرۃ المنتہیٰ کیوں ہے؟ اس کی وجہ امام نووی نے یہ بتائی کہ ملائکہ کا علم اس سدرہ تک اپنی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے اور اس کے آگے جا

---

[1] فتح الباری لابن حجر عسقلانی ص ۲۰۸ جلد ۷۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی نہ جا سکا اس لیے اسے سدرۃ المنتہیٰ کہا جاتا ہے۔ لہ

وَلَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ أَجْلٰى آيَةٍ ‏ ‏ ‏ إِذْ سَارَ مِنْ مَكَّةَ لَيْلًا وَسَرٰى

شب معراج روشن ترین معجزہ ہے۔ جب آپ مکہ مکرمہ سے رات میں اس سفر پر روانہ ہوئے۔

فَاخْتَرَقَ السَّبْعَ الطِّبَاقَ صَاعِدًا ‏ ‏ ‏ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْهَا الْأَعْلٰى مُنْتَهٰى

آسمان کے ساتوں طبقوں کو چیرتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ سے کہیں اعلیٰ مقام تک آپ تشریف لے گئے۔

وَأَتْبَعَ سُكَّانُ السَّمٰوَاتِ بِهٖ ‏ ‏ ‏ مِنْ مَلَكٍ وَمِنْ نَبِيٍّ مُجْتَبٰى

آسمان کے بسنے والے فرشتے اور برگزیدہ انبیاء آپ کی پیروی میں تھے۔

سَايَرَهُ جِبْرِيْلُ حَتّٰى أَشْرَفَا ‏ ‏ ‏ مَعًا عَلٰى بِحَارِ نُوْرٍ وَسَنَا

جبریل امین آپ کے رفیق سیر رہے اور پھر یہ دونوں حضرات نور کے سمندر سے گزر کر بلند مقام تک پہنچے

فَقَالَ جِبْرِيْلُ تَقَدَّمْ رَاشِدًا ‏ ‏ ‏ هٰذَا مَقَامِيْ فِي السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى

حضرت جبریل نے حضور سے عرض کیا آپ اور آگے بڑھیں اپنی منزل کی جانب میں تو اپنی فضا آسمانوں کی آخری منزل تک پہنچ چکا۔

فَاخْتَرَقَ الْأَنْوَارَ يَمْضِيْ وَحْدَهٗ ‏ ‏ ‏ وَحُجُبٌ تُجَابُ الْحُجُبَاتِ الْعُلٰى

اب تنہا عالم انوار طے کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے ہیں اور حجاب طے ہو رہے ہیں۔

لہ فتح الباری ابن حجر عسقلانی ص ۲۱۵ جلد ۷

حجابات میں حجابات اٹھتے جاتے ہیں۔

وَنَاصِبُ الْأَمْلَاكِ إِجْلَالًا لَّهٗ أَمَامَهٗ يَمْشُونَ حَيْثُ مَا سَعٰى

آپ کی تعظیم میں فرشتے آپ کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں جہاں آپ تشریف لے جاتے ہیں آپ کے ساتھ فرشتے جاتے ہیں۔

نَادَاهُ فِي ذَاكَ الْمَقَامِ رَبُّهٗ يَا صَفْوَةَ الْخَلْقِ ادْنُ مِنِّي هُنَا

بارگاہ ذوالجلال میں آپ حاضر ہوتے ہیں آپ کا رب آپ کو آواز دیتا ہے اے افضل خلق مجھ سے قریب ہو جاؤ آپ قرب خاص میں پہنچ گئے۔

فَكَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ عُلًا مَا كَذَبَ إِذْ ذَاكَ الْفُؤَادُ مَا رَأٰى

پھر آپ اس قدر قریب ہوئے کہ قاب قوسین —— دو کمانوں کا فاصلہ —— میں پہنچے اس مقام پہ پہنچ جانے کے بعد آنکھ نے جو دیکھا دل نے اس کی تصدیق کی۔

اس قرب خاص میں حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک دن کی پچاس نمازیں فرض کی گئیں اس کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا آپ اپنے رب کے پاس جائیں اور اس میں کمی کرائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی متحمل نہ ہوگی، میرے پاس بنی اسرائیل کا تجربہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مالک و مولا کے پاس واپس گئے اور عرض کیا، میری امت کی نمازوں میں کمی فرمائیے ہو بہو میری امت کی نمازوں میں کمی فرمائیے رب تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر

دی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آکر خبر دی کہ میرے بیٹے پانچ کم کر دی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ آپ کی اُمت اس کی استطاعت نہ رکھ سکے گی آپ پھر واپس تشریف لے جائیں اور اس میں کمی کرائیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر اپنے رب کے پاس حاضر ہوئے اور کم کرنے کے لیے درخواست کی اور اس مرتبہ اور ہر مرتبہ آپ نے یہی عرض کیا۔ میری اُمت یہ نہ کر سکے گی۔ میری امت یہ نہ کر سکے گی۔ میری امت یہ نہ کر سکے گی۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آتے جاتے اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ وسلم کو ان کے رب کے پاس بھیجتے رہے جب بات پانچ نمازوں پر آگئی تو رب تعالیٰ نے فرمایا، اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ شب و روز میں پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز کا ثواب دس کے برابر ہے اس طرح یہ پچاس کے برابر ہیں۔ اور اسی طرح جس شخص نے ایک نیکی کا ارادہ کیا اور پوری نہ کی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی گئی اور اگر نیکی اس نے کر ڈالی تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی گئیں اور جس شخص نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور برائی نہ کی اس کے لیے کچھ نہ لکھا گیا اور اگر برائی کر ڈالی تو اس کے لیے ایک برائی ہی لکھی گئی۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے اور یہ تفصیل بتائی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ آپ پھر اپنے رب کے پاس جائیں اور نماز کم کرائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں رب کے پاس کتنی دفعہ جا چکا ہوں اور اب مجھے اس سے حیا آتی ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی وضاحت کرتے ہیں کہ شب معراج میں نماز کی فرضیت کی حکمت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس رات میں فرشتوں کی عبادت کا مشاہدہ کیا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کچھ فرشتے وہ ہیں جو کھڑے کھڑے عبادت میں مصروف ہیں اور کچھ وہ ہیں جو عالم رکوع میں مصروف عبادت ہیں اور کچھ وہ ہیں جو عالم سجدہ میں ہیں اور بہت سے نہیں اٹھتے رب تعالیٰ نے عبادت کے یہ اطوار آپ کو دکھائے اور پھر ان سب عبادتوں کو ایک رکعت میں جمع کر دیا بشرطیکہ بندہ ایمان و اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرے۔ [1]

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت میں تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں کا عالم یہ دیکھا کہ جنت کے گنبد موتی کے ہیں اور زمین مشک کی ہے۔ [2]

وَفِي لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ أُعْطِيَ مَنْصِبًا

رَفِيعًا مِّنَ التَّشْرِيفِ لَيْسَ يُثَنَّى لَهُ

شب معراج صاحب معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرف و مجد کا وہ عظیم مرتبہ ملا جس کا کوئی مقابلہ نہیں۔

وَرَأَى جَنَّةَ الَّذِي وَصَفَهَا فَوْقَهَا وَلَوْ

رَأَى بَعْضُ مَرْآهُ سِوَاهُ لَتَاهَا

آپ نے جنت اور اس کے اوپر کے ایسے مناظر و مشاہد دیکھے کہ اگر کوئی مناظر کہ اگر آپ کے علاوہ کوئی اور دیکھتا تو اس کے حواس گم ہو جاتے۔

---

[1] فتح الباری از ابن حجر عسقلانی ص ۴۱۹ جلد ۱۔

[2] صحیح مسلم ثقہ راویوں کے ساتھ۔

فَمَا خَانَهُ مِنْ قَلْبٌ وَلَا بَصَرٌ طَغَى
وَلَا زَاغَ عَنْ أَشْيَاءٍ كَانَ يَرَاهَا

جو مناظر آپ نے دیکھے دل نے اُن کی تصدیق کی اور چشم مبارک ان مناظر کے دیکھنے میں نہ کج ہوئی اور نہ آگے بڑھی۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حلیہ مبارک کے بارے میں فرمایا کہ وہ میرے ہم شکل تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صفت میں فرمایا۔ وہ طویل قامت اور گندم گوں تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حلیہ مبارک کے سلسلے میں فرمایا۔ ان کا قد درمیانہ اور بال گھنگھریالے تھے۔ اسی ضمن میں حضور نے داروغہ جہنم مالک کا بھی تذکرہ کیا۔ معراج کی تاریخی سیر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل اور عجیب صورت میں بھی دیکھا اور ان کی صفت میں یہ بھی فرمایا کہ جبریل علیہ السلام کے پروں کی تعداد چھ سو ہے یہ سارے ہی پر زبرجد، موتی اور یاقوت سے پروئے ہوئے ہیں اور ان کی وسعتوں کا عالم یہ ہے کہ جبریل ان پروں سے افقی آسمان کو ڈھانپ لیتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا یہ کیا بات ہے کہ میں جس آسمان پر پہنچا وہاں اہالیان نے مجھے خوش آمدید کہا اور مسرت وشادمانی کا اظہار کیا علاوہ ایک فرشتے کے میں نے اسے سلام کیا اس نے جواب تو دیا اور خوش آمدید بھی کہا لیکن خوش نہ ہوا اور نہ ہنسا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا، حضور! یہ خازن جہنم

مالک ہے اپنی پیدائش سے لے کر اب تک اسے کبھی ہنسی نہ آئی اگر وہ کسی کے لیے ہنستا تو آپ کے لیے ہنستا اور خوش ہوتا۔

ترمذی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ملائکہ کی جس جماعت کے پاس سے آپ کا گزر ہوا ان سب نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم ضرور دیں گے۔ [۱]

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

آپ رات میں ایک حرم سے دوسرے حرم کے لیے اس طرح چلے جیسے چودھویں رات کا چاند سخت تاریکی میں چلا کرتا ہے۔

وَبِتَّ تَرْقَى إِلَى أَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

آپ شب میں مدارج رفعت طے کرتے رہے تا آنکہ قاب قوسین کے مرتبہ کو پہنچے جو نہ کسی کو ملا اور نہ کسی نے اس کا قصد کیا۔

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ

آپ کو تمام انبیاء و رسل نے امامت کے لیے آگے بڑھایا اس طرح سے جیسے مخدوم کو خادمین پر آگے کیا جاتا ہے۔

---

[۱] صحیح سنن ترمذی از محمد ناصر الدین البانی مکتب التربیۃ العربی لدول الخلیج الریاض: ۱۴۰۸ھ طبع اول ص ۲۰۳ جلد ۲

وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

آپ آسمان کے ساتوں طبقوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے آپ کے ساتھ جو قافلہ تھا اس کے آپ صاحب پرچم اور قائدِ اعلیٰ تھے۔

اے اللہ تو کروڑوں درود اس نبی کریم پر نازل فرما اور ہمیں ان کی شفاعت کا اعزاز عطا فرما۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب کے چند مناظر میں دیکھا یہ بھی حق ہیں ان خوابوں کو معتبر راویوں نے اپنی اپنی کتابوں میں جگہ دی ہے امام بخاری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، حضور نے فرمایا رات میرے پاس دو آنے والے آئے، انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا، چلئے میں ان کے ساتھ چل پڑا، ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس پہنچے، وہاں ایک دوسرا شخص ایک بڑا پتھر لیے کھڑا ہے اور یکایک وہ اس پتھر کو اس کے سر پر مارتا ہے اور اس پتھر سے اس کا سر توڑ پھوڑ کر دیتا ہے، پتھر نیچے کی طرف گرتا ہے وہ پتھر کی طرف بڑھتا ہے اور اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے، یہ شخص پھر اس کے پاس آتا ہے اس کے آتے آتے اس کا سر پہلے کی طرح درست ہو جاتا ہے، پھر یہ شخص اس کو پہلے ہی کی طرح پتھر مارتا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے ان فرشتوں سے پوچھا یہ یہ دونوں کون ہیں؟ فرشتوں نے کہا آگے چلیں، پھر ہم آگے بڑھے اور ایسے شخص کے پاس پہنچے، جو چت لیٹا ہوا تھا اور اس کے پاس بھی ایک دوسرا

شخص لوہے کی سلاخ لیے کھڑا تھا اور پکا ایک وہ اس کے آدھے چہرے کو سلاخ سے اس طرح کھینچتا کہ اس کے جبڑے کو پھاڑ کر اس کی پیچھے کی گدی تک اور نتھنوں اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک پہنچا دیتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ فرشتوں نے پھر مجھ سے کہا: آگے چلیں، پھر ہم آگے بڑھے اور ایسے مقام پر پہنچے جہاں تنور جیسی ایک عمارت تھی اور وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ شور و غل مچا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر ننگے مرد اور عورتیں ہیں اور آگ کے شعلے ان کے نیچے کی طرف سے آتے ہیں، جب یہ شعلے بلند ہو کر ان کے پاس آتے ہیں یہ شور مچاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے ان فرشتوں سے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا آگے چلیں، آگے چلیں، ہم اور آگے بڑھے اور خون جیسی سرخ نہر پر پہنچے، وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ نہر میں ایک تیرنے والا تیر رہا ہے اور ایک دوسرا شخص نہر کے کنارہ پر ہے جس نے بہت سارے پتھر جمع کر رکھے ہیں، جب وہ تیرنے والا تیرتا ہے پھر وہ شخص آتا ہے جس نے اپنے پاس پتھر جمع کر رکھے ہیں اور تیرنے والا شخص اپنا منہ کھولتا ہے تو یہ شخص پتھر کا ایک لقمہ دے مارتا ہے، پھر وہ تیرنے لگتا ہے پھر واپس آ جاتا ہے، جب جب یہ آتا ہے اپنا منہ کھول دیتا ہے اور دوسرا شخص اس کو ایک پتھر کا لقمہ دے مارتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے فرشتوں سے کہا: یہ دونوں کون ہیں؟ فرشتوں نے کہا آگے چلیں آگے چلیں!

پھر ہم آگے بڑھے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو انتہا درجہ کا بدشکل تھا۔ وہاں ہم نے یہ دیکھا کہ اس کے پاس آگ ہے جسے وہ بھڑکا رہا ہے میں نے فرشتوں سے کہا۔ یہ کیا ہے؟ پھر ان فرشتوں کہا آگے چلیں، ہم اور آگے بڑھے اور ایک ایسے باغ میں پہنچے جو سبزوں کی زیادتی کے باعث سیاہ تھا اور اس میں فصل بہار کی ہر طرح کی کلیاں کھلی ہوئی تھیں، اور اس باغ کے بیچ میں ایک اتنے لمبے انسان ہیں کہ فضا و آسمان میں ان کے سر کی بلندی نظر آتی تھی اور کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس اتنی زیادہ اولاد ہے جن کو میں نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے فرشتوں سے کہا یہ کون ہیں؟ اور یہ کون لوگ ہیں، ان فرشتوں نے کہا۔ آگے چلیں، آگے چلیں، پھر ہم آگے بڑھے اور ایک اتنے بڑے باغ میں پہنچے کہ اس سے بڑا اور اچھا باغ میں نے کبھی دیکھا نہ تھا، ان فرشتوں نے کہا۔ اس میں آپ اوپر کی طرف جائیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہم اس کے بلند حصوں کی طرف بڑھے اور ایک ایسے شہر میں پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا ہم اس شہر کے دروازہ پر آئے اور دروازہ کھلوایا، دروازہ کھلا اور ہم اس میں داخل ہوئے، اس شہر میں ہم سے کچھ ایسے لوگ ملے جن کا آدھا جسم نہایت خوبصورت اور حسین تھا اور کچھ ایسے لوگ بھی ملے جن کا آدھا جسم انتہائی بدصورت تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرشتوں نے ان سے کہا تم سب جاؤ اور اس نہر میں کود پڑو، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے، ہم وہاں دیکھتے ہیں کہ سامنے

ایک ایسی نہر بہہ رہی ہے جس کا پانی دودھ کی طرح سفید ہے ، یہ لوگ گئے اور نہر میں کود پڑے ، پھر ہمارے پاس لوٹے ، عالم میں واپس آئے کہ ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور وہ خوبصورت ترین ہو چکے تھے۔

فرشتوں نے بتایا "یہ جنت عدن" ہے اور یہ ہے آپ کی منزل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری نگاہ اوپر اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ سفید بادل کی طرح ایک محل ہے ، فرشتوں نے کہا : یہ آپ کی منزل ہے ، میں نے فرشتوں سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے ، مجھے اس محل میں جانے دو ، فرشتوں نے کہا اب اس وقت نہیں ، ہاں آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے ۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے فرشتوں سے کہا رات میں نے بڑی عجیب عجیب چیزیں دیکھیں کیا تم بتا سکتے ہو کیا چیزیں تھیں ؟ فرشتوں نے عرض کیا ہاں اب ہم ان کے بارے میں بتائیں گے۔

پہلا وہ شخص جس کے پاس سے آپ گزرے جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا ، یہ وہ شخص ہے جو قرآن کریم اٹھاتا ہے پھر اس پر عمل نہیں کرتا اور فرض نماز سے غافل ہو کر سوتا ہے۔

دوسرا وہ شخص جس کا جبڑا توڑ کر اس کی گدی تک اور اس کا نتھنا اور آنکھ کھینچ کر اس کی گدی تک پہنچا دی جاتی تھی ، یہ وہ شخص ہے جو صبح کو اپنے گھر سے نکلتا ہے اور ایسا جھوٹ بولتا ہے جو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچ جاتا ہے۔

رہے وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور جیسی عمارت میں تھے

یہ سب زناکار مرد و عورتیں ہیں۔

رہا وہ شخص جسے آپ نے نہر میں تیرتا اور منہ میں پتھر کے لقمے کی مار کھاتے دیکھا ہے یہ سود خور ہے۔

رہا وہ بدشکل آدمی جو آگ کے پاس آگ بھڑکا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا وہ مالک داروغہ جہنم ہے۔

رہے باغ کے طویل ترین شخص تو حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے گرد بچے اولاد تھی۔ وہ لوگ تھے جن کی موت فطرت پر ہوئی تھی، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیان کیا، بعض صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور مشرکین کی اولاد کا انجام کیا ہوگا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مشرکین کی اولاد وہ مشرکین کی اولاد ہیں۔ رہے وہ لوگ جن کا آدھا جسم اچھا اور آدھا جسم بُرا تھا، یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کبھی نیک عمل کیا اور کبھی برا عمل کیا، اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے گا[1]

سَرَیْتَ مِنْ مَکَّۃَ إِلَی الْقُدْسِ لِلْعَرْشِ
إِلَی حَیْثُ شَاءَ ذُو الْآلَاءِ

آپ نے مکہ مکرمہ سے بیت المقدس ہوتے ہوئے عرش کی سیر کی پھر وہاں سے جہاں نعمتوں والے رب نے چاہا۔

بِبُرَاقٍ تَوَحَّدَ الْبَرْقُ إِذْ رَا
کَ مَدَاهُ لِبَادِیًا بِالْأَعْیَاءِ

---

[1] صحیح البخاری ص ۱۹ ۲-۲۱ ج ۳

پھر آپ نے اس براق سے سواری کی جس کی تیز رفتاری کا عالم یہ تھا کہ برق بھی اس کی رفتار کے مقابلہ کی کوشش کرتی تو عاجز و درماندہ ہو جاتی۔

جُزْتَ لَمَّا سَرَيْتَ يَا بَدْرُ لَيْلًا
سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى مِنَ الْاِبْتِدَاءِ

اے بدر کامل رات کے مختصر عرصہ میں سدرۃ المنتہیٰ کو آپ نے عبور کیا اور وہ آپ کے اصل سفر کی ابتدا تھی۔

تَوَصَّلْتَ مُرْتَقِيْ سَمَاءٍ
لِمَحَلٍّ خَلَا عَنِ الْأَرْجَاءِ

آپ مسلسل یکے بعد دیگرے آسمانوں سے گزرتے ہوئے ایسے مقام پر پہنچے جو کہ فضاؤں سے خالی ہے۔

سِرْتَ بِالْجِسْمِ لِلسَّمٰوَاتِ وَالرُّوْحِ
وَمُرْتَقَاكَ فَوْقَ كُلِّ ارْتِقَاءِ

آپ جسم و روح دونوں کے ساتھ آسمانوں کی بلندیوں پر پہنچے اور آپ کا اوپر کا سفر ہر بلندی کے سفر سے بالاتر ہے۔

وَتَسَامَيْتَ مُسْتَوًى حَيْثُ بَارِي
الْخَلْقِ يُجْرِيْ أَقْلَامَهُ بِالْقَضَاءِ

آپ اس مرکز سے بھی اوپر تشریف لے گئے جہاں خالقِ خلق اپنے قلموں سے فیصلے جاری کرتا ہے۔

ثُمَّ أَوْحَى الْمَلِيْكُ رَبُّ الْبَرَايَا
أَيَّ وَحْيٍ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنْتِهَاءِ

پھر رب کائنات نے آپ کو دی کی ۔ کتنے ہی راز ہیں اس وحی میں ۔

شعرانی نے اپنی کتاب "معراج" میں نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج میں ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جو ہر روز فصل لگاتے اور ہر روز فصل کاٹتے ہیں، اور جیسے ہی وہ فصل تیار ہو جاتی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا، یہ مجاہدین ہیں ان کی نیکیاں بڑھا کر سات سو گنے تک کر دی جاتی ہیں ۔

اسی طرح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج میں ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جن کے سر پتھر سے توڑے جاتے ہیں اور جب ٹوٹ جاتے ہیں تو پھر پہلے کی طرح درست ہو جاتے ہیں اور سزا کی اس کاروائی میں کوئی کمی نہیں کی جاتی یعنی عذاب کا یہ سلسلہ پیہم جاری رہتا ہے ان لوگوں کے بارے میں حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا سر فرض نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے ۔ اسی طرح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے آگے پیچھے پیوند لگے ہوئے تھے، وہ اس طرح چر رہے تھے ۔ جیسے اونٹ اور بکریاں چرتی ہیں، اور جہنم کے پتھر وہ کھا رہے تھے ۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا نہ کرتے تھے ۔ اسی طرح کچھ ایسے لوگوں کا مشاہدہ کیا جن کے سامنے ہانڈی میں پکا ہوا گوشت تھا اور انہیں کے سامنے دوسری

ہانڈی میں خبیث اور کچا گوشت تھا، یہ لوگ کچا اور خبیث گوشت کھا رہے تھے اور پاک پکا ہوا گوشت چھوڑ رہے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس جائز اور پاکیزہ عورتیں موجود تھیں مگر وہ خبیث عورتوں کے پاس جا کر زنا کی لعنت میں مبتلا ہوتے تھے۔ اسی طرح وہ عورت بھی جس کی شادی پاکیزہ مرد سے تھی مگر وہ خبیث مرد کے پاس جا کر زنا کی مرتکب ہوتی تھی۔

اسی طرح شبِ معراج میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جن کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قینچی سے کاٹے جاتے تھے اور جب بھی کاٹ دیئے جاتے پھر دوبارہ صحیح ہو جاتے۔ اسی طرح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج میں ایسے لوگوں کا بھی مشاہدہ کیا جن کے منہ کھولے جاتے اور آگ کے گیند ان کے منہوں میں ڈال دیئے جاتے پھر یہ گیند ان کے نیچے سے باہر نکل جاتے، یہ وہ لوگ تھے جو یتیموں کا مال غلط طریقے کھاتے تھے۔

اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۔

جو لوگ یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں وہ صرف اور صرف اپنے پیٹوں میں آگ کھاتے ہیں اور وہ جلد ہی بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔

معراج کے سلسلے میں اہلِ مکہ کا موقف

معراج کے اس تاریخی معجزہ کا عظیم فائدہ یہ ہوا کہ اہل ایمان کو اس سے بڑی قوت ملی اور رب تعالیٰ نے مشرکین کے سامنے ایسی صورت حال پیدا کر دی کہ وہ ایک دوسرے سے سوال کرنے لگے اور معراج کو بعید از واقع سمجھنے لگے اس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ معراج جسمانی کے منکرین کے لیے یہ حجت اور دلیل بن جائے، اس لیے کہ اگر یہ سیر صرف روح کی ہوتی یا خواب کا واقعہ ہوتا تو یقیناً کفارِ قریش اس کا انکار نہ کرتے۔

جب معراج کی صبح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب واقعہ معراج بیان کیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ واقعہ آپ اپنی قوم کے سامنے نہ بیان کریں ورنہ وہ آپ کو اذیتیں دیں گے اور تکذیب کریں گے، ان کے جواب میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم میں ان کے سامنے ضرور بیان کر دوں گا، پھر آپ مسجد حرام تشریف لے گئے آپ کے پاس سے گزر کر ابوجہل ملعون آیا اور آپ سے کہا: کیا کوئی خبر ہے؟ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ہے، پھر اس نے پوچھا کیا ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات مجھے سیر کرائی گئی، اس نے پوچھا کہاں کی سیر؟ حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کی سیر۔ پھر صبح آپ نے ہمارے درمیان گزاری؟ ابوجہل نے یہ جملہ مذاق اور اللہ تعالیٰ کی اس قدرت کے انکار میں کہا کہ بھلا اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو جسم و روح کے ساتھ یہ سیر کرا سکتا ہے؟ اس کو نبی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ ہاں ایسا ہی ہوا ہے؟ اس ملعون نے کہا۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ میں اگر آپ کی قوم کو بلاؤں تو کیا آپ ان کے سامنے بھی یہ بیان کر سکتے ہیں؟ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ضرور اس کے بعد وہ اہل قریش کو آوازیں دینے لگا۔ قریش کے لوگ جب جمع ہوگئے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سامنے واقعۂ معراج اور اپنے مشاہدات بیان کیے۔ یہ سن کر ان کی حیرت واستعجاب کا عالم یہ تھا کوئی تو تالی بجاتا جا رہا ہے اور کوئی اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے ہے؟ ایک ضعیف الایمان تو ایسا بھی نکلا جو مرتد ہو گیا اور کچھ لوگ ورغلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب صدیق اکبر سیدنا رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ لیکن سیدنا ابوبکر نے ایمان کی بات کہی۔ آپ نے فرمایا اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات کہی ہے تو یقیناً سچ کہا ہے۔ اہل قریش نے کہا کیا آپ اس واقعہ میں بھی ان کی تصدیق کرتے ہیں؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تو ان کی اس سے بھی بعید تر اور بڑی چیز میں تصدیق کرتا ہوں۔ میں تو آسمان کی خبر پر ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی دن سے آپ کا لقب "صدیق" ہو گیا اور آپ جہنم سے آزاد ہو گئے۔[1]

---

[1] السیرۃ النبویہ الصغیر از کرم ضیاء عمری ص ۱۹۳ ۔ مطبوعہ مکتبہ العلوم والحکم المدینہ المنورہ ۱۴۱۳ھ

مشرکین مکہ نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیان کی صداقت جانچنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسجد اقصیٰ کے در و دیوار اور اوضاع کے بارے میں سوالات کیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج سے پہلے مسجد اقصیٰ کبھی دیکھی نہ تھی۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ ایک نظر دیکھنے والا کوئی بھی شخص اپنے مشاہدات کی تفصیلات نہیں بیان کر سکتا۔ مگر یہاں تو بات ہی کچھ اور تھی ان کے خالق نے حجابات اٹھا دیئے اور مسجد اقصیٰ کو آپ کے پیش نظر کر دیا۔ آپ اسے دیکھتے اور ایک ایک جگہ اور ایک ایک دروازہ کی کیفیت بیان کرتے جاتے۔ نتیجہ کے طور پر کفار کو تسلیم کرنا پڑا کہ کیفیت آپ نے بالکل صحیح بیان کر دی ہے بلکہ ان کے علاوہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ ایسی علامتیں بھی بتائیں جو آپ کی صداقت کی شاہد عدل ہیں۔ مثلاً ایک علامت یہ بیان کی کہ آپ کے گزر فلاں کے قافلے پر ہوا اس وقت یہ لوگ سفر پر روانہ ہو چکے تھے۔ آپ نے اہل قریش کو قافلہ کا مقام بتایا جب ابھی آپ بیت المقدس و شام کے راستے میں تھے پھر واپسی میں مقام تنعیم کے قریب اس قافلہ کو پایا اس وقت یہ لوگ سو رہے تھے ان کے پاس پانی کا ایک برتن تھا اس کو انہوں نے کسی چیز سے ڈھک رکھا تھا۔ آپ ڈھکن ہٹا کر اس سے پانی پیا پھر اس کو ڈھک دیا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزید خبر دی کہ فلاں دن ہو قافلہ طلوع آفتاب کے وقت واپس پہنچ جائے گا۔ اس قافلہ کے آگے ایک خاکستری رنگ کا اونٹ ہوگا پھر جب یہ دن آیا اہل قبیلہ اس قافلہ کے استقبال میں باہر نکلے۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ سورج طلوع کر رہا ہے

اور دوسرے نے کہا اور یہ قافلہ بھی آپہنچا انہوں نے پھر قافلہ کے لوگوں سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کی خبر مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی تھی تو قافلہ والوں نے بعینہ وہی واقعات دہرائے جو حضور نے بیان کئے تھے۔[1]

جنت و دوزخ کے بعض مناظر قرآن و سنت کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو ایمان پر قائم رکھے اور ہمیں ان لوگوں میں شامل رکھے جو سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات پر دل سے ایمان رکھتے اور زبان سے اقرار کرتے ہیں اور ان معجزات سے عمل کا ایسا راستہ کھل جائے جو مقبول اور پسندیدہ ہو اور ہماری یہ بھی دعا ہے کہ وہ ہمیں جہنم والوں کی زنجیروں اور اس کی بیڑیوں سے دور رکھے، ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو جہنم کے درخت تھوہڑ، گرم پیپ، جہنمی پیپ اور بھڑکتی آگ سے محفوظ رکھے اور ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ کرے جن کے بارے میں صادق امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میری امت کے دو طرح کے لوگ جہنم میں ہوں گے۔ ایک تو وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دُم جیسے کوڑے ہوں اور وہ ان سے مارتے پھرتے ہوں اور دوسرے وہ عورتیں جو لباس پہنے ہونے بھی ننگی ہوں جھکنے والیاں اور

---

[1] عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر۔ محمد بن محمد بن سید الناس بن یعمری مطبوعہ مکتبہ دار التراث المدینہ المنورہ طبع اول صفحہ ۲۴۲-۲۴۳ ج ۱۔

جھکانے والیاں، ان کے سر بختی اونٹ کے جھکے ہوئے کوہانوں کی طرح ہیں۔ یہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی۔

ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں جہنم سے پناہ عطا کرے بلکہ ہمیں بار بار عرض کرنا چاہیے: اے اللہ ہمیں جہنم سے پناہ دے اے اللہ ہمیں جہنم سے پناہ دے اور اللہ ہمیں جہنم سے پناہ دے آمین۔

صحیحین۔ بخاری و مسلم۔ کی روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے جو ذکر اللہ کی محفلوں میں حاضر ہوتے ہیں، ان سے رب تعالیٰ سوال کرتا ہے۔ میرے بندے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سوال کرتا ہے، کیا انہوں نے جہنم دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر انہوں نے جہنم دیکھی ہوتی تو اور شدت سے ڈرتے اور پناہ مانگتے۔ اس کے بعد اللہ عزوجل فرماتا ہے، اے فرشتو! میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ اس لیے ہم سب اپنے ہاتھوں کو دعا کے لیے اٹھائیں اور عرض کریں۔

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ فَلَا تُخْزِنَا يَا رَبَّنَا يَوْمَ الْمَعَادِ۔

اے ہمارے پروردگار بے شک جس کو تو جہنم میں ڈالے گا اس کو یقیناً تو نے رسوا کر دیا اس لیے تو ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا اے ہمارے رب۔

رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ وَقِنَا عَذَابَ السَّمُومِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَنَسْتَجِيرُكَ مِنَ الْجَحِيمِ وَالنَّكَالِ۔

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اس لیے ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا اور باد سموم کے عذاب سے بچا۔ اے اللہ ہم تجھ سے جہنم کی پناہ چاہتے ہیں۔ اور دوزخ اور عذاب سے تیری امان مانگتے ہیں۔

تُو نے فرمایا ہے۔

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا (المزمل آیۃ ۱۲، ۱۳)

بیشک ہمارے پاس ان کے لیے بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے اور کھانا ہے جو گلے میں پھنس جائے اور دردناک عذاب ہے۔

تُو نے یہ بھی فرمایا اور تیرا فرمان حق ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التحریم آیۃ ۶)

اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔ اس لیے یہ بھی دعا کرتے ہیں اے رب تو نافرمانوں، جھٹلانے والوں، سود کا روبار کرنے

والوں میں شامل کر دے۔ منافقین میں ہمیں شامل نہ فرما۔ بیشک تیرا فرمان حق ہے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

میرے عزیز احباب آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں جہنم کی گہرائی کے بارے میں بتایا ہے کہ اگر ایک پتھر جہنم میں پھینکا جائے تو ستر برسوں تک گرتا رہے گا اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکے گا۔

صحیح مسلم کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کے داڑھ کا دانت اور سامنے کا دانت احد پہاڑ کی مانند کر دیا جائے گا اور اس کی جلد کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔

مسلم کی ایک اور حدیث ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، روزِ قیامت ایک شخص لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اس کی آنتیں اس آگ میں باہر نکل آئیں گی اور وہ آدمی اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی میں گھومتا ہے۔ اہلِ دوزخ اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے اے ابنِ فلاں تمہارا یہ حشر کیوں ہے؟ تم دنیا میں تو اچھائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے تھے۔ وہ شخص جواب دے، ہاں ایسا ہی تھا مگر میں تم کو اچھائی کا حکم دیتا تھا مگر خود اس پر عمل نہ کرتا تھا اور تم کو برائی سے روکتا تھا مگر خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔

ایک اور روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں

نے جہنم کا مشاہدہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں زیادہ تر تعداد عورتوں کی ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا کیوں ہے؟ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ناشکری کی وجہ سے۔ عرض کیا گیا: کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا احسان فراموشی کرتی ہیں، اگر تم کسی ایک کے ساتھ زمانہ بھر تک احسان کرتے رہو پھر اس نے ذرا سا بھی فرق دیکھا تو کہہ اٹھی تم سے تو میں نے کبھی کوئی خیر دیکھی ہی نہیں۔

اس لیے ہمیں دعا کرنی چاہیے اے ہمارے رب ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو بات کہتے اور سنتے ہیں تو اچھی بات پر عمل کرتے ہیں اور اے ہمارے رب ہم جہنم سے تیری پناہ چاہتے ہیں کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ دنیا کی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔

لَوْ أَبْصَرَتْ عَيْنَاكَ أَهْلَ الشَّقَا

سِيقُوا إِلَى النَّارِ وَقَدْ أُحْرِقُوا

اگر تمہاری نگاہ پڑ جائے ان بدبخت جہنمیوں پر جو جہنم میں جل رہے ہیں۔

يُصْلَوْنَهَا حِينَ عَصَوْا رَبَّهُمْ

وَخَالَفُوا الرُّسُلَ وَمَا صَدَّقُوا

یہ وہ ہیں جو اپنے رب کی نافرمانی اور رسولوں کی مخالفت اور تکذیب کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئے ہیں۔

تَقُولُ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمُ فِي لُجَجِ الْمُهْلِ وَقَدْ أُغْرِقُوا

جہنمیوں کا ایک طبقہ دوسرے سے کہے گا جب کہ وہ پیپ کی گہرائیوں میں ڈوبے ہوں گے۔

وَقَدْ كُنْتُمْ خُزْنُهُمْ حَتَّىٰ هَا
نَكِيْنٌ مِنَ النِّيْرَانِ لَمْ تَعْرِقُوْا

تم کو اس آگ کی شدت سے ڈرایا گیا تھا مگر تم آگ سے ست ڈرے نہیں۔

وَجِيْئَ بِالنِّيْرَانِ مَزْمُوْمَةً
يَزَارُهَا مَنْ حَوْلِهَا مُحْرِقُ

اور جہنم کو تابع کر کے لایا جائے گا ایسے عالم میں کہ اس کے شعلے اپنے ارد گرد کو جلا رہے ہوں گے۔

وَقِيْلَ لِلنِّيْرَانِ اَنْ اَحْرِقِيْ
وَقِيْلَ لِلْخُزَّانِ اَنْ اَطْبِقُوْا

جہنم سے کہا جائے گا جہنمیوں کو جلا دو اور جہنم کے داروغہ سے کہا جائے گا جہنمیوں کو آگ میں بند کر دو۔

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے اس کا نام "ہاما" ہے۔ اس میں سانپ اور بچھو جیسے پڑے ہیں اور اس کے اندر کا بچھو خچر کے برابر ہے۔ بچھو آدمی کو ڈسے گا تو جہنم کی گرمی کی شدت کی وجہ سے اس کو ڈسنے کی تکلیف نہیں محسوس ہوگی جب کہ اس بچھو کا ڈسا ہوا آدمی اس کی تکلیف چالیس برس تک محسوس کرتا ہے

اور ان بچھوؤں کے دانت کھجور کے لمبے درختوں کے برابر ہیں۔

اسی طرح جہنم میں ایک ایسی وادی ہے جو پیپ اور خون سے بھری ہوئی ہے۔

اسی طرح جہنم میں ستر مرض ہیں اور ہر مرض جہنم کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ حضور نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے عہد کر رکھا ہے کہ جس نے نشہ آور چیزیں استعمال کیں اس کو وہ طینۃ الخبال سے پلائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ! طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل دوزخ کا پسینہ ہے یا اہل دوزخ کے پیپ وغیرہ کا نچوڑ ہے"۔

مسلم کی ایک اور حدیث ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل دوزخ میں سب سے کم درجہ کا عذاب یہ ہوگا کہ جہنمی آگ کے دو جوتے پہنے گا اور ان جوتوں کی سوزش اور گرمی سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

اسی طرح صحیحین کی روایت ہے جس شخص نے کسی لوہے کے آلے سے خود کو مار کر خودکشی کی تو اس کا وہ لوہا جہنم میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جس سے وہ اپنے پیٹ کو چاک کرتا رہے گا اور اسی حال میں وہ جہنم کے اندر ہمیشہ رہے گا اور جس نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں اسی طرح ہمیشہ گرتا رہے گا۔

اسی طرح کی ایک اور حدیث امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں

روایت کی ہے جہنم سے ایک گروہ یہ کہتا ہوا نمودار ہوگا۔ آج مجھے تین طرح کے مجرموں سونپے گئے ہیں۔

(۱) سرکش جابر ظالم قسم کے لوگ۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنانے والے

(۳) ظلماً قتل کرنے والے۔

صحیح روایت میں وارد ہوا ہے کہ جہنم کے اوپر ایسا پل نصب ہوگا جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس پل کے بارے میں پوچھا گیا تو تو آپ نے اس کا تعارف اس طرح کرایا، اس پل میں ٹیڑھے لوہے آنکس اور کا وار پر سے ہوں گے، اور اس کے بلند حصے پر کانٹے ہوں گے، اس کا نام "السعدان" ہوگا۔ اس پل سے مومن پلک جھپکتے گزر سے گا یا بجلی کی طرح یا ہوا کی طرح یا پرندوں کی طرح یا عمدہ گھوڑوں اور عمدہ سواریوں کی طرح، اس طرح مومن نجات پائیں گے اور کافر چوٹ و زخم کھاتے ہوئے جہنم میں گر جائیں گے۔

اے مولیٰ کریم ہمیں تو جنت عطا فرما، تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اس جنت کا مشاہدہ کیا ہے، اے مولیٰ کریم ہمیں جنت کی نعمتیں ریشم، شہد، ایک خاص قسم کا ریشم استبرق، ایک طرح کا ریشم، موتی اور جہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما اور اے رب کریم! ہم تجھ سے جنت کی نعمتیں جیسے شہد، پاکیزہ شراب اور جنتی حور وغیرہ کا سوال کرتے ہیں۔

اے ہمارے رب تعالیٰ ہمارے حق میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی شفاعت قبول فرما۔ اور ان کے دست مبارک سے اس کے حوض کوثر سے ہمیں جام کوثر پلا جس سے ہماری پیاس ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔ وہ حوض کوثر جس کے بارے میں مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جس نے اس سے پی لیا اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں جنت کی سیر کر رہا تھا کہ یکایک میں ایک ایسی نہر سے گزرا جس کے دونوں کنارے کھوکھلے موتی کے قبے کے تھے میں نے کہا: جبریل (علیہ السلام) یہ کیا ہے؟ حضرت جبریل (علیہ السلام) نے عرض کیا: یہی وہ کوثر ہے جس کو آپ کے رب کریم نے آپ کو عطا کر دیا ہے ہم وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ اس کی زمین پھوٹتی مشک کی ہے۔ اس لیے اسے ہمارے رب کریم ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں آپ کوثر سے محروم نہ کرنا اور ہمیں جنت میں داخل فرمانا۔ اس لیے کہ جنت میں وہ کچھ ہے جسے نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا اور نہ ہی ان نعمتوں کے بارے میں کسی انسان کے حاشیہ خیال میں کچھ آسکتا ہے۔

یہ بھی علم میں ہے کہ اکثر اہل جنت وہ ہوں گے جو دنیا میں غریب نادار سب ہوں گے جنت کی زمین کی قیمت و حیثیت کا عالم یہ ہے کہ ایک کوڑے کے برابر زمین بھی دنیا و مافیہا سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ایک کا نام باب ریان ہے۔ اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ جنت میں ایک ایسا سایہ دار درخت ہے جس

کے سایہ میں سوار دو سو سال تک مسلسل چلتا رہے گا تب بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا ہر انسان جب جنت میں داخل ہوگا اس کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہوگی اور جنت کی تحیت سلام ہوگا۔ پہلا قافلہ جو جنت میں جائے گا ان کی شکلیں چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گی۔

اہل جنت کو جنت کے اندر نہ تھوکنے کی حاجت ہوگی نہ ناک صاف کرنے کی اور نہ قضاء حاجت کی۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، خوشبو سلگانے کے برتن عود کے ہوں گے یہ وہ عود ہے جس سے خوشبو سلگائی جاتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ خوشبو سلگانے کے برتن عود کی خوشبو کے ساتھ سلگتے ہوں گے، ان کا پسینہ مشک کا ہوگا سارے جنتیوں کے دل ایک جیسے ہوں گے ان کے درمیان نہ اختلاف ہوگا اور نہ عداوت نہ کینہ ہوگا اور سارے جنتی صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہوں گے۔ اے ہمارے رب! ہمیں تو ان میں شامل فرما۔

اسرا میں جناں، جلوۂ رخ سے تاباں
خدمت میں رواں، آئینہ رویانِ جناں

اے شوقِ نظر! ٹھہرے تو کیوں کر ٹھہرے،
آئینوں میں آفتاب اور وہ جناں

دُعا[1]

اے وہ ذات جس نے اپنے حبیب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہی سے آگے کی معراج کرائی، ہم تجھ سے اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کو تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگا اور ہم ان چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں جن سے تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پناہ مانگی، مزید ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں جس طرح تو نے اپنے رسُولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کے ذریعے اپنے سے قریب کیا اور ہم کو نماز کا تحفہ عطا کیا تاکہ یہ نماز ہم کو تجھ سے قریب کرے۔ اس لیے بندہ جب سجدہ میں ہو تب تو تجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہماری نمازیں، ہمارے رکوع، ہمارے سجدے، خشوع، بکاء، امید، دعا، روزے، زکوٰۃ اور ہمارے حج قبول فرما۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہمارا پروردگار ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہمیں پیدا کیا، ہم تیرے ناتواں بندے ہیں اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہے۔ ہم تجھ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہم اس کلمہ عالیہ کو تیرے پاس امانت رکھتے ہیں، اور ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اسی کلمہ پر زندہ رکھ، اسی پر موت

---

[1] یہ دعائیں قرآن و حدیث سے منتخب کی گئی ہیں۔

سے اور اسی پر دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ اے اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اپنے نفس کے
کے شر سے، تو ہمیں بخش دے، تیرے سوا ہمارے گناہوں کا کوئی بخشنے والا
نہیں۔ اے اللہ کریم ہم نے اپنی جانوں کو تیرے حوالے کر دیا اور اپنا معاملہ
تجھ کو سونپ دیا۔ ہم تیرے بھیجے ہوئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور تیری
نازل کی ہوئی کتاب پر ایمان لائے۔ ہم تیری جناب میں عرض کرتے ہیں کہ تو
ہمارے دلوں میں بھی نور کر دے۔ ہماری نگاہوں میں بھی نور، ہمارے کانوں
میں بھی نور، ہمارے دائیں نور، ہمارے بائیں نور، ہمارے اوپر نور، ہمارے
نیچے نور اور ہمارے آگے بھی نور کر دے۔

اے اللہ پاک ہم غم و حزن، عاجزی و سستی، بخل و حسد، قرض کے
بوجھ اور لوگوں کے غلط غلبہ و قوت سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اے اللہ ہم تجھ
سے قبر اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

اِلٰهِیْ اَحْزَانُ قَلْبِیْ لَا تَزُوْلُ
حَتّٰی اُبَشَّرَ بِالْقَبُوْلِ

اے اللہ جب تک قبولیت کی بشارت نہیں ملتی میرے دل کے غم و حزن
زائل نہیں ہو سکتے۔

وَاَرٰی کِتَابِیْ بِالْیَمِیْنِ
وَتُقَرُّ عَیْنِیْ بِالرَّسُوْلِ

اور جب تک میں اپنی کتاب اپنے داہنے ہاتھ میں نہ دیکھ لوں اور میری
نگاہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے ٹھنڈی نہ ہو جائے اس

وقت تک میرے غم ٹل نہیں سکتے۔

إِنِّي نِيرَانُ قَلْبِي فِي اشْتِعَالِ
مِنْ خَوْفِ رَبِّي ذِي الْجَلَالِ

اے خدا میرے دل کی آگ میرے رب ذوالجلال کے خوف سے بھڑک رہی ہے۔

فَارْحَمْ وَسَامِحْ يَا كَرِيمُ
وَاغْفِرْ ذُنُوبًا كَالْجِبَالِ

اے کریم مہربانی فرما اور درگزر فرما اور پہاڑوں جیسے ہمارے گناہ معاف فرما۔

يَا رَبِّ قَدْ أَكْرَمْتَنَا
بِاللُّطْفِ قَدْ عَامَلْتَنَا

اے ہمارے رب تو نے ہمیں عزت عطا کی اور ہمارے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ کیا

رَغْمَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ
فَارْحَمْ بِجُودِكَ ضَعْفَنَا

ہمارے گناہوں اور خطاؤں کے باوجود اپنی فیاضی و کریمی سے ہماری ناتوانی پر رحم فرما۔

يَا رَبَّنَا عَمِّرْ يَا كَرِيمُ
وَاقْبَلْ بِعَفْوِكَ يَا رَحِيمُ

اے اللہ کریم ہمیں بخش دے۔ اے رحیم اپنے عفو و درگذر سے قبول فرما۔

مِنْ تَائِبٍ يَخْشَى الذُّنُوبَ
وَمُجَاهِدٍ أَنْ يَسْتَقِيمَ

ایسے تائب سے جو گناہوں سے ڈرتا ہے اور ایسے مجاہد سے جو استقامت چاہتا ہے۔

وَالعَيْنُ تَبْكِي فِي خُشُوعٍ
مِنْ خَشْيَةٍ بَيْنَ الضُّلُوعِ

آنکھ جھکی ہوئی روتی ہے اس خوف سے جو پہلوؤں کے بیچ پنہاں ہے۔

لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ
أَلْقَلْبُ دَوْمًا فِي رُكُوعٍ

سارے عالم کے پروردگار اللہ کے لیے دل ہمیشہ وارفتگی میں جھکتا ہے

فَأَعْطِنَا اَللّٰهُمَّ صَبْرًا
يَبْلُغُ النَّفْسَ مُنَاهَا

اے اللہ ہمیں ایسا صبر عطا فرما جو نفس کو اس کی آرزو ں تک پہنچا دے۔

وَهَبِ الإِسْلَامَ نَصْرًا
عَنْ يَدَيْنَا لَا يُضَاهَى

اور ہمارے ہاتھوں اسلام کو بے مثال فتح و نصرت عطا فرما

رَبِّ إِنَّ الأَرْضَ نَادَتْ تَحْتَ أَثْقَالٍ يَمَّاهَا

اے میرے رب نرمی گناہوں کے بوجھ سے بوجھل ہو چکی ہے۔

وَإِلَىٰ عَطْفِكَ جَاءَتْ
تَرْتَجِي الْيَوْمَ شِفَاهَا

تیری مہربانی کے لیے آئی ہوئی ہے آج تجھ سے شفا کی امید باندھے ہوئے

فَامْحُ بِالْقُرْآنِ عَنْهَا
ظُلْمَةً عَمَّ دُجَاهَا

اس لیے تو قرآن کے ذریعہ اس زمین پر پھیلی ہوئی تیرگی کو کافور کر دے۔

وَأَنِرْ بِالْحَقِّ مِنْهَا
أَعْيُنًا طَالَ عَمَاهَا

اور حق کی روشنی سے ان آنکھوں کو روشن کر دے جو زمانہ سے بے نور ہیں۔

اے اللہ تیرے ہر اسم مبارک کے صدقہ و طفیل جس کو تو نے اپنے لیے منتخب کیا یا جس کو تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا یا کسی کو تو نے اس اسم کا علم دیا یا وہ جس کو تو نے اپنے پاس علم غیب میں رکھا۔ ان سب اسماء حسنیٰ کا وسیلہ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ تو قرآن کریم کو ہمارے دلوں کی فصل بہار بنا اور سینوں کا نور۔ اور ہمارے غموں کا مداوا بنا دے۔ اے اللہ قرآن کا جو حصہ ہم بھول گئے اسے دوبارہ ہمیں یاد دلا اور جس کا ہمیں علم نہیں اس کا ہمیں علم عطا فرما اور شب و روز کے اوقات میں قرآن پاک کی تلاوت کی توفیق بخش۔ اس طریقہ پر جس سے تو خوش رہے۔ اے اللہ پاک مسلمان مرد و عورت سب کو بخش دے خواہ وہ زندہ ہوں یا دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں۔ بچوں اور بچیوں کو بنا

دے، ہر مقروض مرد و عورت کو بارِ قرض سے سبکدوش فرما، ہر غم زدہ مرد و عورت کو غم سے نجات دے اور اپنے فضل سے ہر غریب مرد و عورت کی مدد فرما، اور قیدی مرد و عورت کو قید سے رہائی عطا فرما۔

اے اللہ پاک! ہماری اولاد کو منشیات کی لعنت اور بیماری سے محفوظ فرما اور ان کو اپنے پوشیدہ لطف و کرم سے اپنی حفظ امان میں لے کہ تو ہی خوفزدہ کی امان ہے۔ اے اللہ کریم! ہمارے بیٹوں بیٹیوں کو بُرے ساتھیوں سے دُور رکھ، اور ان کو دنیا و آخرت میں کامیاب فرما، ہر امتحان و آزمائش میں تو ان کا مددگار اور ہر اہم معاملہ میں ان کا ناصر ہو جا اور ان کو اچھے ساتھی مہیا فرما، جو ان کو تیری اطاعت فرمانبرداری کی طرف لے جائیں اور ان کو جنت سے قریب کریں۔ اے اللہ کریم! ہماری اولاد کو اپنا نافرمان، اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بے وفا اور اپنی کتاب کی تکذیب کرنے والا نہ بنا۔ اے خوف میں مبتلا مرد و عورت کی امان! تو ہمارے والدین کو بخش دے، ان سے راضی ہو جا اور ان کو ہم سے راضی کر دے۔ اے اللہ تعالیٰ! ہمیں ان کی رضا عطا فرما۔ اے اللہ کریم! ہمیں ان کی رضا عطا فرما اور ہم کو ان کا بے وفا نہ بنا۔

اے مولا کریم! ان کی ضیافت کو پُر وقار بنا۔ ان کے درجات کو بلند فرما، ان کی خطاؤں سے درگزر فرما۔ ان کے احسان کا بہ احسان اور غلطیوں کے عوض بخشش عطا فرما۔ اے اللہ کریم! ہمارے گناہ بخش دے۔ ہمارے عیبوں پہ پردہ ڈال، ہمارے دلوں کو پاکیزہ بنا، ہمیں تجھ سے

عطا فرما اپنے سارے بندوں کو صحیح راستہ پر چلا اور سارے اطراف عالم میں مجاہدین کی مدد و نصرت فرما۔ اے اللہ کریم! جہاد کے جھنڈے کو بلند فرما اور ہم کو شہادت کا شوق عطا فرما۔ اے مولیٰ کریم! ہمارے قبلہ اوّل اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفر معراج کی ایک منزل مسجد اقصیٰ کو ہمیں واپس کر دے اور بدکار و غدار یہودیوں اور صیہونیوں کی گندگی سے اسے پاک فرما دے۔

اے اللہ کریم! ایشیا اور ہر گوشہ دنیا کے ہمارے مسلم مجاہدوں کا تو مددگار اور ناصر بن جا۔ اے مولیٰ کریم! جو مسلمانوں کے ساتھ شر و فساد کا ارادہ کرے خواہ وہ عرب ہوں، یہودی ہوں، صیہونی ہوں، نصرانی ہوں مجوسی ہوں یا ان کے ہمنوا ہوں، ان سب کو تو تباہ و برباد کر دے۔ اے مولیٰ کریم انہوں نے جیسا کچھ مسلمانوں کے ساتھ سلوک کیا ویسا ہی کچھ تو ان کے ساتھ سلوک فرما اور ان ظالموں کو مسلمانوں کے لیے آسان مال غنیمت بنا دے۔ اے مولیٰ کریم! ان کے جھنڈوں کو سرنگوں کر دے، ان کے گھروں کو برباد کر دے اور ان کی عورتوں کو بیوہ کر دے۔ اے مولیٰ کریم! ان کو اپنی گرفت میں لے لے، یہ لوگ تجھ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اے اللہ تعالیٰ! ایشیائی مسلمانوں اور ہم سب کو تیری فتح و نصرت درکار ہے، ایسی فتح و نصرت درکار ہے جس سے تو اپنے مومن بندوں کو استحکام اور قوت بخشتا ہے اور جس سے ملحدوں کو ذلیل و خوار کرتا ہے۔ اے مولیٰ کریم! ہمارے دشمنوں کی امید کے وقت کو ختم کر دے اور ان کی طاقت اور ان کے شیرازہ کو بکھیر دے۔ ان کی مددیوں کو

کو اُلٹ دے۔ ان کے حالات کو دِگرگوں کر دے ان کی موت کو قریب اور ان
کی عمروں کو گھٹا دے ان کے قدموں کو متزلزل کر دے، ان کے افکار کو بدل دے
انکی امیدوں پہ پانی پھیر دے ان کی بنیاد کو خراب کر دے اور ان کے نشانوں کو بھی
مٹا کر رکھ دے اس حد تک کہ ان کا کچھ باقی نہ رہ جائے اور ان کا کوئی محافظ نہ رہ
جائے، ان کو آپس میں ہی الجھا دے اور ہر وقت ان کے اوپر اپنے انتقام کی
بجلی گراتا رہ، ان کو سخت گیری کے ساتھ پکڑ لے اور ان کو اپنی گرفت میں
لے لے اس طرح جس طرح کوئی با اقتدار اور غالب اپنے مغلوب کو اپنی گرفت
میں لے لیتا ہے اور کوئی طاقت اور کوئی قوت نہیں مگر بلندیوں اور عظمتوں والے
اللہ تعالیٰ سے ہے۔

اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے سینوں اور گردنوں پر غالب رکھتے ہیں اور ان کے
شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اے یوم جزا کے مالک! ہم تیری ہی عبادت
کریں اور ان کے خلاف تجھی سے مدد چاہیں، اس لیے تو ان کو تباہ و برباد کر
دے اور ان کو ذلت بنا کر رکھ دے۔ آمین ثم آمین آمین، یا اللہ یا اللہ
دنیا و آخرت میں ہم پر پردہ رکھ۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ کریم! ہم طاقت و قوت سے بری ہیں اور تیری ہی طاقت و
قوت سے مدد چاہتے ہیں، اے اللہ تعالیٰ ہماری پردہ پوشی فرما اور ہمارے دین
و دنیا، اہل و عیال، مال و اولاد اور ہمارے احباب و متعلقین کی حفاظت و صیانت
فرما اس پردہ پوشی کے ساتھ جس سے تو نے اپنی ذات کو پوشیدہ رکھا ہے اس طرح
کہ کوئی آنکھ تجھے نہیں دیکھ سکتی اور کوئی ہاتھ تجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اے رحم کرنے

والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہم کو ظالموں سے چھپا لے اے مہربانوں میں سب سے بڑے مہربان ہم کو ظالموں سے چھپا لے اپنی قدرت سے اے قوی اے طاقت والے اے سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے ہم تجھی کی ذات سے مدد مانگتے ہیں۔

اے اللہ کریم! اے سب سے پہلے مدد کو پہنچنے والے، اے آواز کے سننے والے، اے موت کے بعد ہڈیوں پر گوشت پوست چڑھانے والے ہماری مدد فرما اور دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے ہم کو محفوظ فرما۔ اے ہمارے معبود تیری سخا کے سمندروں کا بس ایک قطرہ ہی کافی ہے اور تیرے عفو و درگزر کا ایک ذرہ ہماری نجات کے لیے وافی ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں وہ عمل عطا فرما جس سے تو خوش ہو جائے، اے اللہ پاک! ہمارے اچھے اعمال کو آخری اعمال اور ہمارے اچھے دن کو اپنی ملاقات کا دن قرار دے۔ اے اللہ تعالیٰ جو ہم سے دشمنی کا بدلہ لے اور جو ہمارے ساتھ مکر و فریب کرے اس کو اس کا بدلہ دے اور جو ہم پر زیادتی کرے اس کو تباہ و برباد کر دے اور جو ہمارے لیے جال بچھائے اس کو اپنی گرفت میں لے لے اور جو ہمارے خلاف آگ سلگائے اس کی آگ کو بجھا دے اور دین و دنیا کے اہم معاملات میں ہماری کفایت و مدد فرما۔ اے اللہ کریم ہم سے ہر تنگی دور فرما اور ہماری طاقت سے زیادہ ہم پر بوجھ نہ ڈال اور

ہماری نگہبانی فرما اور ہماری زندگی کو مشقت نہ بنا۔ اے اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرما اور ہمارے دلوں میں بس تیری ہی محبت

وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْمُمَجَّدِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ صَلَاةً لَيْسَ لَهَا حَدٌّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ۔

شانِ معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے
وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دس خصائص اور اُن کے فوائد

(۱) ما وقع ظلہ علی الارض	آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا
(۲) لم یجلس الذباب علیہ قط	آپ پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی
(۳) ما ظھر بولہ علی الارض	آپ کا بول مبارک کبھی زمین پر ظاہر نہیں ہوا
(۴) لم یحتلم قط	آپ کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔
(۵) لم یتثاوب قط	آپ کو کبھی جماہی نہیں آئی۔
(۶) لم یھرب دابۃ رکبھا قط	آپ جس جانور پر سوار ہوئے وہ کبھی نہیں بھاگا۔
(۷) تنام عینہ ولا ینام قلبہ قط	آپ کی آنکھیں سوتی تھیں دل کبھی نہیں سوتا۔
(۸) ولد مختونا	آپ صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ پیدا ہوئے
(۹) ینظر من خلفہ کما ینظر من امامہ	آپ جیسے آگے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے دیکھتے تھے۔
(۱۰) کان اذا جلس بین قوم کتفاہ اعلیٰ منہ	جب آپ کسی قوم میں بیٹھتے تو ان سب اونچے معلوم ہوتے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ جس گھر میں ان دس اسماء کو لکھ کر رکھا جائے گا اس گھر کو آگ سے نہیں جلے گا۔ بلکہ اگر جلتی آگ میں ڈال دے تو وہ بھی بجھ جائے گی۔ (الدر الثمین والقبول مقدمہ سوانح الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر ۱۱۰)